کرپا کروایک دیدواور دو لےلواور یہ بھی وعدہ کرتا ہوں کہ آئیندہ کبھی آپ کے گھر چوری کو نہیں آؤنگا۔ جمبو کمار نے جواب دیا ارے پربھب چور میں کوئی جادوگر نہیں ہوں میرے پاس کوئی جادو نہیں ہے اور سب جادوگر بہت دُکھی ہیں وہ نہ تو خُد سُکھ پاتے ہیں اور نہ دوسروں کو سُکھی ہونے دیتے ہیں۔ میرے پاس تو صرف ایک نوکار منتر ہے اور یہی پرلوک میں سُکھ دینے والا ہے میں نے تو علی الصباح یہ دھن دولت، عورتیں اور کنبہ چھوڑ کر سادھو بن جانا ہے۔ یہ بات سنکر پربھب چور بہت ہی حیران ہوا کہ اسقدر عیش و آرام چھوڑ کر یہ کیوں فقیر ہوتا ہے۔ اس کے پاس دھن دولت عیش و آرام کا سب سامان ہے اور خوبصورت عورتیں بھوگنے کو ہیں ایسی حالت میں تارک الدُنیا ہونا حیرت کا مقام ہے۔ اُس خیال سے جمبو کمار سے دست بستہ عرض کی کہ ہے مہاراج میری عرض قبول کرو آپ گھر سے نہ نکلو میں تمام عمر آپ کی سیوا کرونگا۔ کوئی تکلیف آپ کو نہ ہونے دونگا۔ جمبو کمار نے جواب دیا کہ اے عیاش، عیش و عشرت میں غلطاں کیا تو گمراہی کے اپدیش دیتا ہے۔ جو عیاش لوگ ہیں جنم جنم میں دُکھ پاوینگے اور روئیں گے۔ کامی آدمی سیدھے راستے کو چھوڑ کر بگڑے ہوئے راستے کی طرف چلتا ہے۔ جیسے اُلو سورج کی روشنی کو

پسند نہیں کرتا اندھیرے میں خوش ہوتا ہے ایسی تیری حالت ہے۔ جو سنسار کے سُکھ ہیں مانند شبنم کی بوند کے ہیں بلکہ اس سے بھی ناپائیدار ہے چور تیرا حال تو مطابق اُس شخص کے ہے جو شہد کی بوند کا لالچی ہوا۔ لالچ کے بس ہو کر گہرے کوئیں میں گر پڑا اور مرنا پایا مگر دانا شخص کا کہنا نہ مانا میں اُس جیسا بیوقوف نہیں ہوں۔ اُس چور نے کہا کہ مہاراج اُس شہد کے لالچی کا حال سنا دیں۔ ’’ایک بہت بڑا شہر تھا۔ وہاں ایک سیٹھ ساہوکار رہتا تھا بیوپار کے لئے کسی اور شہر کو تیار ہوا اور شہر میں منادی کرادی کہ جس شخص نے میرے ساتھ چلنا ہو میرے ساتھ چلے۔ سب طرح سے میں اُس کی خاطر تواضع کرونگا کسی قسم کی تکلیف نہ ہونے دونگا، بہت سے لوگ اُس شاہوکار کے ساتھ تیار ہو گئے وہ شاہوکار سُبھ گھڑی سب کو ساتھ لیکر روانہ ہوا۔ ایک پڑاؤ پر ایک ناسمجھ آدمی اُس قافلہ سے الگ ہو کر کچھ دور فاصلہ پر آرام کے لئے جا سویا اُس کے جانے کے تھوڑی دیر بعد قافلہ وہاں سے روانہ ہو گیا۔ چونکہ وہ الگ سویا ہوا تھا وہیں کا وہیں پڑا رہا خواب غفلت سے بیدار نہ ہوا یہاں تک کہ سورج غروب ہو گیا اور وہ سوتا رہا۔ سو کر اُٹھا تو اندھیرا ہو چکا تھا اور اُس نے اپنے آپ کو وہاں اکیلا پایا۔ جنگل بہت خوف زدہ تھا چاروں طرف

اندھیرا تھا مارے خوف کے اُس کی حالت بہت خراب تھی اُس کے منہ سے آواز تک نہ نکلتی تھی۔ ساری رات خوف و ہراس اور رونے دھونے میں ہی گذر گئی۔ صبح ہوئی تو کچھ آرام محسوس ہونے لگا مگر وہ راستہ سے واقف نہ تھا اِدھر اُدھر گھومنے لگا اتنے میں ایک بڑا خوفناک سیاہ رنگ کا ہاتھی آتا ہوا دیکھا۔ اُس کو دیکھ کر مارے خوف کے بھاگا اور چھپنے کے واسطے کوشش کی مگر کوئی جگہ نہ ملی اتنے میں ایک کنواں نظر آیا اُس کوئیں میں درختوں کی شاخیں گئی ہوئی تھیں۔ اُن شاخوں کو پکڑ کر کوئیں میں لٹک گیا۔ اُن شاخوں کو ایک مکھیاں کا چھتا لگا ہوا تھا وہ اُس کے لٹکنے سے اُڑنے لگا اور اُس بیوقوف کے بدن پر ڈنک لگانے لگا۔ اُن سے بچنے کے لئے نیچے کوئیں کی طرف دیکھا، تو اُس کوئیں میں چار اژدہے نظر آئے۔ اُن کو دیکھ کر اور زیادہ خوف زدہ ہوا، اور اوپر درخت کی طرف کیا دیکھتا ہے کہ دو چوہے ایک سفید دوسرا سرخ رنگ کا شاخوں کو کاٹ رہے ہیں۔ اُس وقت ایک ودیّا دھر اور ودیّا دھرنی سیر کے لئے جا رہے تھے۔ ودیّا دھرنی نے اُس آدمی کو تکلیف زدہ دیکھ کر اپنے سوامی سے کہا کہ ہے سوامی اس غریب کو اس تکلیف سے خلاصی کرا دو۔ ودیّا دھر نے کہا کہ یہ بیوقوف ہے اور یہ ہماری کوئی بات نہ مانے گا۔ ودیّا دھرنی نے کہا

ایسا کون شخص ہے جو اپنی تکلیف کو نہ دور کراوے اور آرام نہ چاہے۔ تم ضرور ہی اس کی بند خلاصی کر دو اپنی عورت کے کہنے پر نیچے زمین پر اُس کے پاس آیا اور اُس سے کہنے لگا کہ آؤ بھائی میں تم کو اس کوئیں سے باہر نکال کر تمہارے گھر پہنچا دوں، تا کہ تم اِس تکلیف سے بچ جاؤ۔ اُس بیوقوف نے جواب دیا شہد کی بوند میرے منہ میں ہے اور دوسری آ رہی ہے اتنے میں وہ مُنہ میں آ گری۔ پھر کہنے لگا کہ ذرا ٹھہر و وہ دوسری آتی ہے۔ پھر کہا کہ ڈرا ٹھہرو کہ تیسری آتی ہے۔ اسی طرح کچھ عرصہ گذر گیا، مگر اُس بیوقوف نے اپنی بیوقوفی نہ چھوڑی'' اس مثال اصلی مطلب یہ سمجھنا چاہیے، ذرا غور سے سُننا جنگل بیابان کو سنسار سمجھو اور سیٹھ ساہوکار کو جنیسر دیو مانو، اور چار تیرتھ یعنی سادہ، سادہو، سراوک اور سراوکہ اُنکے ہمراہیوں کو جانو، اُس مورکھ کو وہ لوگ جانو جنہوں کا سنگ جنیسر دیو سے چھوٹ گیا اور وہ موہنی نیند میں بیہوش پڑے ہوئے ہیں اور دہشت ناک فیل کو کرم جانو اور اُس کوئیں کو گمراہ کرنیوالا اور اُن چار اژدھوں کو چار گتے مانو کہ یہ جیو چاروں گتی میں گھوم رہا ہے۔ مکھیال کو کٹنب مانو کہ جو ہردم ستار ہے اور اُس درخت کی شاخوں کو آیو کہا یعنی عمر مانو، اور اُن چوہوں کو جو شاخوں کو کاٹ رہے تھے دو پکشن مانو، دوسرا

کرشن پکش مانو، جیسے چوہوں کے کاٹنے سے کچھ عرصہ کے بعد شاخیں گر جاتی ہیں ایسے ہی کرشن پکش اور شُکل پکش کے برتنے سے عمر پوری ہو جاتی ہے۔ جو دُنیا کی عیش و عشرت ہے وہ شہد کی بوند ہے جس میں احمق لوگ پھنسے ہوئے ہیں اور اُس ودیّا دہر کو سری سودھرما سوامی جانو، جو اس وقت مجھ کو اپنے ساتھ یان میں بٹھا کر اصلی گھر میں جو مُکتی کا گھر ہے لیجانا چاہتے ہیں اُس مثال کو کوئی عقلمند آدمی سمجھ سکے گا یا وہ سمجھ سکے گا جس کے کرم دور ہو گئے ہیں۔ صرف تھوڑے کرم باقی رہ گئے ہیں۔ بیوقوف لوگ اِس کو نہیں سمجھ سکیں گے۔ وہ تو اپنے اس امولک جنم کو یونہی بے مقصد کھو دیتے ہیں پربھب چور بات سُن کر بہت ہی خوش ہوا۔ پربھب چور جمبو کمار کو کہنے لگا کہ دھن ہو آپ دھن ہو آپ کے ماتا پِتا آپ تو بالکل اُوتار ہی ہو۔ میں آپ کی تعریف نہیں کر سکتا کیونکہ آپ کے پاس ایسا علم ہے کہ جو اس پر عمل کرے تو اُس کی نجات ہو جائے۔ پھر پربھب چور نے ہاتھ جوڑ کر کہا کہ اے غریب نواز، اے عالی دماغ، اے گن دان یہ جو آپ کا قبیلہ ہے آپ اس کو نہ چھوڑیں کیونکہ یہ قبیلہ کے لوگ آپ کو بہت زیادہ پیار کرتے ہیں اور آپ کو دیکھ دیکھ کر بہت خوش ہوتے ہیں۔ انکو اس عمر میں نہ چھوڑو میں تو کہتا ہوں کہ آپ ان کو کیوں